--- "الزامات اور گالیوں کے جواب میں خاموشی" --- "خواب کے بارے میں مولانا کی رائے" --- "ریڈیو انٹرویو" --- "حالی اور سعدی کی نعتیں" --- "تاشقند سے قلم کا تحفہ" --- "اردن کے سفیر سے ملاقات" --- "کشف کے بارے میں ایک سوال کا جواب" --- "کتے کے کاٹنے کا دم" --- "تفہیم میں شامل نقشے اور انجیل برناباس" --- "بی بی سی کے نمائندے ولیم کرالے نے انٹرویو لیا" --- "دو نمائندوں کے ذریعے امام خمینی کا خط" --- "آخری سفرِ امریکہ" --- "نمازِ جنازہ"!

یعنی بہت سے مسائل کا حل' بہت سی ملاقاتوں اور شخصیتوں کا ذکر' بہت سی تاریخی یادداشتوں کا حوالہ۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی شخصیت و افکار اور تحریکِ اسلامی کے بارے میں خزینۂ معلومات۔ (نعیم صدیقی)

اقبال دشمنی' ایک مطالعہ : از پروفیسر ایوب صابر۔ ناشر: جنگ پبلشرز ۱۳ سر آغا خان روڈ' لاہور۔ صفحات ۳۷۶۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔

علامہ اقبال کی مخالفت تین دائروں میں ہوتی رہی ہے: شخصیت' شاعری اور فکر۔ ان تینوں دائروں میں اقبال کے خلاف متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں اقبال مخالف لٹریچر میں سے حسب ذیل چھ کتابوں اور تین کتابچوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے: خدوخالِ اقبال (امین زبیری)' علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی (حامد جلالی)' مکائدِ اقبال' اقبال کا شاعرانہ زوال' خادمانہ و مؤدبانہ تبدیلیاں (سید برکت علی گوشہ نشین) مثنوی سِرّالاسرار (خواجہ معین الدین جمیل)' اقبال ' اجمالی تبصرہ (مجنوں گورکھپوری)' اقبال قلندر نہیں تھا (صائب عاصمی)۔ آخری باب ماحصل پر مشتمل ہے۔

پروفیسر ایوب صابر نے اپنے زیرِ تحقیق موضوع سے متعلق ان کتابوں' کتابچوں' مضامین اور مقالات کو پیش نظر رکھا ہے جو گذشتہ نوّے برسوں میں اقبال کی شخصیت' شاعری اور افکار و نظریات کے حوالے سے لکھے گئے۔ اقبال کے خلاف جملہ اعتراضات کا حتی الامکان جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اقبال دشمنی کے حوالے سے سب سے زیادہ پست فکری کا مظاہرہ "خدوخالِ اقبال" میں نظر آتا ہے۔ اس کتاب کے چھیالیس اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ چند اعتراضات یہ ہیں: اقبال کی مذہبی تعلیم معمولی تھی' عطیہ کو اپنی طرف مائل نہ کر سکے' امرا کی مدح' پیغام اور زندگی میں تضاد' جداگانہ مسلم ریاست کا تصور علامہ کا نہ تھا' مصنف اس

نتیجے پر پہنچے ہیں کہ "خدوخالِ اقبال" میں لگائے گئے الزامات، تجزیے کی زد میں آکر فقط بہتان رہ جاتے ہیں۔

مجنوں گورکھپوری نے دیگر ترقی پسند اور اشتراکی ادیبوں کی طرح اقبال کو رجعت پسند قرار دیا اور ان کی اسلام پسندی کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ "مکائدِ اقبال" کا مصنف، متعصب، تنگ نظر، فرقہ پرست اور کفر ساز ذہنیت کا مالک ہے، جس کے نزدیک ہر سُنّی جنمی ہے۔ یہی اندازِ فکر "خادمانہ و مودبانہ تبدیلیاں" کی بنیاد ہے۔ اگرچہ مصنف کا دعویٰ کلامِ اقبال کی اصلاح ہے لیکن یہ اصلاح فرقہ وارانہ تعصب کا مظہر بن گئی ہے۔ خواجہ معین الدین جمیل کی مثنوی "سِرّ الاَسرار" وجودی فلسفے کی وکالت کرتی ہے۔ اس کے ۳۲ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔

اقبال کے مخالفین کی طویل فہرست میں بعض سنجیدہ اہل علم کے علاوہ اشتراکی نظریات کے حامل اہل قلم، قوم پرست ہندو اور بعض مسلمان علما' حاسدین ادبا' وجودی تصوف کے صوفیا' بعض مستشرقین' قادیانی' فرقہ پرست تنگ نظر اہل دین' روایتی سجادہ نشین اور پاکستان دشمن عناصر شامل ہیں۔ پروفیسر ایوب صابر نے اقبال مخالف لٹریچر کی ۳۳ کتابوں اور ۴۴ مضامین کی فہرست بھی دی ہے۔ مصنف نے عزم ظاہر کیا ہے کہ آئندہ پورے اقبال مخالف لٹریچر کا جائزہ لے کر اقبال دشمنی کے محرکات' رجحانات اور رویّوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ مصنف کا اسلوبِ نگارش لفظی و معنوی تعقید سے پاک ہے۔ چند ایک امور کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے:

(الف) ص ۴۶' ۶۵' ۲۵۲' ۲۶۶' ۲۷۱' ۳۰۳ اور بعض دوسرے مقامات پر اشعار کا متن درست نہیں ہے۔

(ب) کتابیات میں "ج۔ دیگر کتب" کے تحت انگریزی کتب میں Mementos of Iqbal کے مرتب کا نام نہیں لکھا گیا۔ اس کتاب کا اندارج "تصانیف اقبال" کے تحت ہونا چاہیے تھا۔

(ج) کتاب میں متعدد مقامات ص ۱۷۴' ۱۹۷' ۲۳۰' ۳۴۳ پر قرآنی آیات کے اعراب لگانے میں احتیاط سے کام نہیں لیا گیا:

ص ۲۵۲ پر چند اشعار دیے گئے ہیں مگر حوالہ ۲۲۳ غلط ہے۔ حوالہ ۲۲۴ سرے سے دیا ہی نہیں گیا۔ حوالے تصانیف اقبال کے پرانے ایڈیشنوں کے ہیں "کلیاتِ اقبال" اس مقصد کے لیے زیادہ مفید ہے۔ ذخیرۂ اقبالیات میں مولانا غلام رسول مہر کی تحریریں ایک خاص مقام کی حامل ہیں۔ مصنف نے اپنی تحقیق میں ان کی تحریروں کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔